APRIL

01

كذبة إبريل

قد يقول قائل:
أنا أعلم أن الكذب لا يجوز ولكن
أحب أن أمزح مع أصدقائي.

اقرأ - هداني الله وإياك - كلام سيد المرسلين ﷺ

قال رسول الله ﷺ
«ويلٌ للذي يُحدّثُ
فيَكذِبُ
ليُضحِكَ به القومَ
ويلٌ له ، ويلٌ له»
حسنه الألباني «صحيح الجامع» (7136)

فالحذر الحذر من الوقوع
في هذا الأمر الخطير ولو
كان بقصد المزاح
والتسلية، فإن المزاح
بالحق والصدق غُنية عن
ذلك والحمد لله

کُھلا ہے جھوٹ کا بازار آؤ سچ بولیں!

اپریل فول

کی

تاریخی وشرعی حیثیت

تالیف

اسجد سبحانی اررياوی

مدرس دار العلوم، دیوبند

مکتبہ علمیہ

ڈوریہ، سوناپور، اررئیہ، بہار

Mobile: 7091402036

ع کھلا ہے جھوٹ کا بازار آؤ! سچ بولیں!

اپریل فول
کی
تاریخی وشرعی حیثیت

تالیف

اسجد سبحانی ارریاوی

مدرس : دارالعلوم دیوبند

ناشر:

مکتبہ علیمیہ، ڈوریہ سونا پور، ارریہ، بہار

8433177539/9931102036

تفصیلات کتاب

نام کتاب : اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت

تالیف : اسجد سبحانی ارریاوی

مدرس : دارالعلوم دیوبند

صفحات: 72

طلوعِ اول: 1,100 (ایک ہزار ایک سو)

سن طلوعِ اول : ۱۸/رجب المرجب ۱۴۴۱ھ، ۱۵/مارچ ۲۰۲۰ء

قیمت: 90

قارئین سے گزارش

اس کتاب کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے مگر بمقتضائے بشریت غلطی ممکن ہے،
ع بشر بشر ہے فرشتہ تو بن سکتا نہیں، اس لئے درخواست ہے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع
فرمائیں، ع بقدرِ وسع دراصلاح کوشند، ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے ناشر

ملنے کے پتے:

کتب خانہ امداد الغرباء مفتی محلہ، سہارنپور	مکتبہ حکیم الامت سہارنپور
ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، تھانہ بھون، شاملی	مکتبہ علیمیہ ڈوریہ سوناپور، ارریہ، بہار
مکتبہ عکاظ دیوبند	ادارہ فیصل دیوبند

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب کرتا ہے جس کے جلوہ خانے میں بے شمار محققین، مؤرخین، مؤلفین، مصنفین اور صالحین جنم لیتے رہے ہیں۔ ؎

یہ ایک صنم خانہ ہے، جہاں محمود بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرے ذرے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے

ع

ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

اسجد سبحانی ارریاوی

مشمولات

زیرلب

جب سے مسلمانوں کا رشتہ پہلی وحی اور اسلام کا پہلا حکم اقرأ(پڑھو) سے ٹوٹا ہے،مسلمان جہالت کے دلدل میں دھنس گیا ہے اس لئے وہ اغیار کے مکرو فریب کے جال میں بآسانی پھنس جاتا ہے،ان کی تہذیب کو(جودرحقیقت ان کی ناپاک سازشیں ہیں) بلاتحقیق وتفتیش ترقی کے نام پرقبول کرلیتا ہے مثلاً آزادیٔ نسواں کے نام پرعورتوں کوبرہنہ کردیاہم نے اسے قبول کرلیا،تعلیم کے نام پرفحاشی کادروازہ کھولا گیاہم نے اس کوبھی ویلکم کہا ،اسی طرح mother day کے نام پر ماں باپ کے احترام واکرام کو پائمال کردیا گیا،ہم نے اس کا بھی استقبال کیا۔حالانکہ اسلام نے ماں باپ کے احترام کوسال کے کسی دن کے ساتھ خاص نہیں کیا بلکہ سال کے ایک ایک لمحہ(second) میں ماں باپ کی خدمت اوران کے احترام کوفرض کیا بلکہ اسلام نے صاف طورپراعلان کیاہے کہ ماں باپ کوشفقت بھری نگاہ سے دیکھنے پرایک حج مقبول کاثواب ملتاہے خواہ دن میں ہزارمرتبہ کیوں نہ دیکھے ہربارایک حج کاثواب ملے گا

الغرض اسلام نے پوری انسانیت کوایک مکمل نظام بشکل قرآن دے دیاہے اب کسی دوسرے نظام کی قطعی ضرورت نہیں ہے مگراہل مغرب نے نئ تہذیب کے نام پرایک جال بچھایاہواہے اورترقی کاعنوان دیکراپنی سازشوں

اورعقیدوں کوپیش کرنے کابازار گرام کیا ہوا ہے جبکہ

ے دے رہے ہیں تمہیں لوگ رفاقت کا فریب
ان کی تاریخ پڑھوگے تو دہل جاؤ گے

مگر ہمارا کام ان کے مکروہ چہروں کے پیچھے چھپے منصوبوں کو دنیا کے سامنے لاکرنا کام بنانا ہے اور دنیا کو اسلام کی صاف شفاف اور پاکیزہ تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ واللہ الموفق

اپریل فول(april fool) کو یہودیوں نے عیسائیوں کے خلاف استعمال کیا تھا لیکن اب عیسائی مذہب کا ایک مقدس شعار بن چکا ہے (اس کی تفصیل کتاب میں آرہی ہے) مگر گذشتہ چند برسوں سے ذرائع ابلاغ (facebook/whatsapp/twitter) کی بہتات اور بے جا و بے محل استعمال کی وجہ سے عالم اسلام اور خصوصًا برصغیر کے مسلمان اس جیسی خرافات میں بری طرح جگڑ چکے ہیں اس لئے ان کو متنبہ کرنے کے لئے یہ چند صفحات لکھے گئے ہیں، اللہ تعالی قبول فرمائے اور اس کی آگ سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔آمین

اور نوجوانان اسلام سے عرض ہے:

ع اتنا سچ بول کہ ہونٹوں کاتبسم نہ بجھے

اسجد سبحانی ارریاوی
بن مفتی علیم الدین صاحب
(ناظم وشیخ الحدیث دارالعلوم رحمانی زیرو مائل ارریہ)
متدرس دارالعلوم دیوبند

۹/رجب المرجب ۱۴۴۱ھ، ۴/مارچ/۲۰۲۰ء

تقریظ انیق

استاد محترم جناب حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی
نائب مہتمم واستاد حدیث وادب دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

حامداً ومصلیاً وبعد!

ہم دست کتاب ''اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت'' جس کو مولوی اسجد سبحانی ارریاوی سلمہ متعلم دارالعلوم دیوبند نے ترتیب دیا ہے ــــــ بندہ نے جگہ جگہ سے دیکھی، یہ رسالہ اپنے موضوع پر بہت خوب ہے، مؤلف نے بڑی جگر کاوی اور عرق ریزی کے ساتھ اس کو تیار کیا ہے، جو بات بھی تحریر کی ہے وہ با حوالہ اور مدلل ہے، اس میں اپریل فول کی حقیقت، اور یہ کب، کیوں اور کیسے شروع ہوا؟ نیز برصغیر میں اپریل فول کا آغاز کس طرح ہوا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے جیسے مضامین پر سیر حاصل بحث کی ہے، اپریل فول کو ایک شائستہ جھوٹ کہا جا سکتا ہے اور جھوٹ شریعت میں ایک بڑا، برا اور سنگین گناہ ہے جس کی مذمت قرآن واحادیث میں واضح طور پر موجود ہے نیز اس میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسلام میں کسی کا مذاق اڑانے کی گنجائش نہیں ہے۔

بہرحال یہ کتاب ملت اسلامیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی انشاءاللہ تعالی

دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کے افادے کو عام وتام فرمائے ،قبول عام عطا فرمائے ،اور مرتب سلمہ کو اس طرح کی خدمات کی مزید توفیق ارزانی فرمائے

آمین ثم آمین

خیر خواہ:

تائید وتوثیق

استاذ گرامی جناب حضرت مفتی محمود عالم صاحب
مفتئ اعظم مظاہر علوم (قدیم) سہارنپور

باسمہ تعالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

مولوی اسجد سبحانی سلمہ متعلم دارالعلوم دیوبند کا تالیف کردہ رسالہ "اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت" نظر نواز ہوا، دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی، بنظرِ غائر دیکھا، ماشاء اللہ بہت عمدہ اور بڑے مدلل انداز میں اس رسم قبیحہ کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی موصوف کے علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے، موصوف کو شروع سے ہی تصنیف وتالیف کا ذوق ہے، اس سے قبل بھی ان کی کئی تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں، دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہونچائے اور اس تحریر کردہ رسالہ کو اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

تقریظ اعلیٰ

حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری
استاذ حدیث ومدیر ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند

مغربی تہذیب نے دنیا میں جن برائیوں کو رواج دیا ہے، ان میں اپریل فول بھی ہے، جو درحقیقت حماقت اور جھوٹ کا مجموعہ ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس احمقانہ گناہ کے ارتکاب میں مسلمان بھی مبتلا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نہایت پاکیزہ تہذیب اور آداب معاشرت سے نوازہ ہے، جن کو اپنا کر وہ دیگر اقوام کی بھی رہنمائی کر سکتے ہیں مگر وہ خود دوسروں کے مقلد ہو کر اپنے مقام سے نیچے اتر رہے ہیں۔

اسلئے ایسی تمام رسوم اور گناہ پر مبنی افعال کے بارے میں مسلمانوں کو تنبیہ کرنا نہایت اہم فریضہ ہے چنانچہ اپریل فول کے موضوع پر بھی اصلاحی تحریریں سامنے آتی رہی ہیں۔

اس وقت ایسی ہی ایک تحریر بنام ''اپریل فول کی تاریخ وشرعی حیثیت'' سامنے آئی ہے جس کے مرتب مولوی اسجد سبحانی ارریاوی **سلمہ اللہ** متعلم دارالعلوم دیوبند ہیں انھوں نے نہایت سلیقہ سے اس موضوع پر مواد جمع کیا ہے اور اپریل فول کی حقیقت واضح کرتے ہوئے جھوٹ کی شناعت اور سچ کی خوبی کو شرعی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت عزیز موصوف کی

اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کو علم نافع اور مزید علمی خدمات کی توفیق سے نوازے۔آمین

والسلام

محمد سلمان عفی عنہ

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۶ ر رجب المرجب ۱۴۴۱ھ دوشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مغربی تہذیب نے دنیا میں جن اخلاقی برائیوں کو دنیا میں رواج دیا ہے، ان میں اپریل فول بھی ہے، جو درحقیقت حماقت اور جھوٹ کا مجموعہ ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس احمقانہ گناہ کے ارتکاب میں مسلمان بھی مبتلا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نہایت پاکیزہ تہذیب اور آداب معاشرت سے نوازا ہے، جنھیں اپنا کر وہ دیگر اقوام کی بھی رہنمائی کر سکتے ہیں، مگر وہ خود دوسروں کے مقلد ہو کر اپنے مقام سے نیچے اتر رہے ہیں۔

اس لئے ایسی تمام رسوم اور گناہ پر مبنی افعال کے بارے میں مسلمانوں کو متنبہ کرنا نہایت اہم فریضہ ہے، چنانچہ اپریل فول کے موضوع پر بھی اچھی تحریریں سامنے آتی رہتی ہیں۔

اس وقت ایسی ہی ایک تحریر بنام "اپریل فول کی تاریخی و شرعی حیثیت" سامنے آئی ہے جس کے مرتب مولوی محمد سبحانی دریابادی سلمہ اللہ متعلم دارالعلوم دیوبند ہیں، انہوں نے نہایت سلیقہ سے اس موضوع پر مواد جمع کیا ہے اور اپریل فول کی حقیقت واضح کرتے ہوئے جھوٹ کی شناعت اور سچ کی خوبی کو شرعی دلائل سے ثابت کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت عزیز موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کو علم نافع اور مزید علمی خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

محمد سلمان عفی عنہ

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۶ر رجب ۱۴۴۱ھ دوشنبہ

دعائیہ کلمات

حضرت الاستاد جناب مولانا مفتی محمد کوثر علی صاحب سبحانی
استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم (قدیم) سہارنپور

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

اس کتاب میں اپریل فول اور جھوٹ وسچ کو خوب واضح انداز میں بیان کیا گیا ہیں، جھوٹ کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندویؒ نے لکھا ہے کہ اللہ کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے، دنیا کے ذرے ذرے کو گھیرے ہوئے ہے، اس کی رحمت کے سائے میں ساری کائنات آرام کررہی ہے مگر رحمتِ الٰہی کے اس گھنے سائے سے محروم ہے جس کا منھ جھوٹ کی بادسموم سے جھلس رہا ہے، اسلام کی لغت کا سب سے سخت ترین لفظ لعنت ہے اس کے معنیٰ اللہ کی رحمت سے دوری ہے، قرآن کریم میں لعنت کا مستحق شیطان کو بتلایا گیا ہے گویا کہ جھوٹ شیطانی چیز ہے، جب اللہ نے حکم دیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ساری مخلوق نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے راندۂ درگاہ کر دیا اور فرمایا فاخرج فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین

تکبر عزازیل راخوار کرد ؎
بزندان لعنت گرفتار کرد

کتاب کے مؤلف ہمارے عزیز، جہد مسلسل وسعی پیہم کے پیکر، سمجھدار

اورنیک طالب علم اسجد سبحانی ارریاوی متعلم دارالعلوم دیوبند نے منظم ومسلسل اورمحوَّل ومرتب انداز میں جمع کیا ہے ہمارے اس عزیز میں صلاحیت کے ساتھ صالحیت بھی ہے، ہمارے یہاں کے مؤقر عالم دین، قائدملت حضرت مولانا مفتی علیم الدین صاحب مظاہری وقاسمی ناظم وشیخ الحدیث دارالعلوم رحمانی زیر وائل ارریہ کے چھوٹے فرزند ہیں اور **الولدسرلابیه** کے حقیقی مصداق ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس نقش ضیاء بخش کوزیادہ سے زیادہ نفع منداورفیض رساں بنائے اورمؤلف کومزید علمی، تحقیقی، علمی اورروحانی ترقی نصیب عطافرمائے ،اورتمام ترکام میں اِخلاص کی دولت عطافرما کردنیاوآخرت کی سربلندی کاذریعہ بنائے۔

آمین یارب العالمین

فقط واللہ اعلم بالصواب

العبدالضعیف محمد کوثرعلی سبحانی

خادم الحدیث مدرسہ مظاہرسہارنپور

۴ف ؍رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

پہلا باب

اپریل فول(April Fool) کیا ہے؟

اپریل فول عیسائیوں اور یہودیوں کی بری رسومات میں سے ایک رسم بد ہے جس کو وہ بڑے اہتمام اور شوق سے مناتے ہیں، وہ اس دن جھوٹ بول کر ایک دوسرے کو بے وقوف بناتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں، بلکہ جو جتنا بڑا جھوٹ بول کر اور چالاکی سے کسی کو بے وقوف بناتا ہے اسے اتنا بڑا عقل منداور اُس دن سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ یہ ایک ایسی بری عادت ہے کہ جس سے کتنے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے، جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے، حتی کہ بعض مرتبہ لوگوں کی جانیں تک چلی جاتی ہیں۔

اپریل فول کی حقیقت:

اپریل فول کے بارے میں مؤرخین کا شدید اختلاف ہے، قابل تعجب اور مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ خود یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی وثوق کے ساتھ معلوم نہیں کہ اس کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی، حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے ”ذکر

وفکر“ میں لکھا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایت کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا، موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعہ کی تفصیلات کی گئی ہیں لوقا کے انجیل کے الفاظ یہ ہیں:

”اور جو آدمی اسے (حضرت مسیح علیہ السلام) کو گرفتار کیے ہوئے تھے، اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے، اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے منہ پر طمانچے مارتے تھے، اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (یعنی الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں“۔ (لوقا ۶۳: ۲۲ تا ۶۵)

انجیلوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر وہ انہیں پیلاطیس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا، پھر پیلاطیس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطیس کی عدالت میں بھیجا۔

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا، اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا، اس لیے اپریل فول کی رسم درحقیقت اسی شرمناک واقعے کی یادگار ہے۔ (ذکر وفکر ص ۶۷، ۶۸)

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق بیان کردہ واقعہ تحریف شدہ انجیل میں ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی واقعہ ہے، کیوں کہ قرآن نے واضح طور پر اعلان کیا ہے: ” قَوْلِهِمْ إِنَّا

قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿ المائدۃ:۱۵۷﴾

اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا یقین جانو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا۔"

خلاصہ یہ نکلا کہ یہودیوں نے یکم اپریل کو حضرت عیسی علیہ السلام کا مذاق اڑایا، انہیں تکلیف پہنچائی، اس لیے وہ اس کو فخر کے طور پر مناتے ہیں، لیکن عیسائی؟ اسی کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عیسائی صاحبان اس رسم کی اصلیت سے واقف ہی نہ ہوں یا یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ عیسائیوں کی عادت اس سلسلے میں الٹی رہی ہے؛ مثلاً صلیب (christian cross) کو دیکھ لیجئے کہ عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق صلیب وہ لکڑی ہے جس پر حضرت عیسیٰؑ کو سولی دی گئی تھی، عقل کا تقاضا ہے کہ اس لکڑی سے (جس پر ان کے نبی کو سولی دی گئی) نفرت ہونی چاہئے، لیکن وہ آج عیسائی مذہب کی سب سے پاکیزہ اور مقدس علامت سمجھی جاتی ہے، "قاتلهم الله انى يؤفكون" اللہ کی مار ہے ان پر، یہ کہاں اوندھے منہ

بھکے جارہے ہیں؟☆

لفظ ''اپریل فول (april fool)'' کی تحقیق؟

اپریل فول انگریزی زبان کا لفظ ہے، عربی میں اس کو'' كَذِبَةُ إِبْرِيْل ''، فارسی میں ''احمقِ آوریل☆☆''، ہندی اور اردو☆ میں اپریل فول ہی کہتے ہیں، اپریل انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے، یہ قدیم رومی کیلنڈر کے ایک لاطینی لفظ "Aprilis" (اپریلیس) سے مشتق ہے، لیکن بعض اہل لغت نے ایک دوسرے لاطینی لفظ "Aperire" سے مشتق مانا ہے، یہ بہار کے آغاز یعنی پھولوں کے کھلنے کے موسم پر بولا جاتا ہے، اس مہینے کا نام اپریل اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں نئے پھول نکلتے ہیں، اور موسم بہار کا آغاز ہوچکا ہوتا ہے، کوئل اور دوسرے پرندے، اپنی دلربا آوازوں سے موسم خزاں (Autumn) کو شکست دے چکے ہوتے ہیں۔

1645ء☆☆☆☆ سے قبل فرانس میں سال کا آغاز April سے ہوتا تھا، مگر بعد میں فرانس کا حاکم شارل نہم نے اپریل کے بجائے Janauary سے سال شروع کرنے کا فرمان جاری کیا، لیکن رومی تاریخ نویسیوں نے لکھا ہے، کہ یکم اپریل کی پہلی تاریخ کو موسم بہار (Spring) کا آغاز ہوتا ہے اس لیے اس کو خوشیوں کا دن مانا جاتا ہے،

☆ جزء الآیۃ، التوبۃ :30

☆☆ فارسی میں ''روزِ تمام دروغہا'' بھی کہتے ہیں، جیسے انگریزی میں all fool day بھی کہتے ہیں، فارسی کا ایک جملہ ہے ''شوخیہا و دروغہا مرسوم دریں روز''

☆☆☆ اپریل فول کا ترجمہ اردو میں ''اپریل کا بے وقوف'' اور ہندی میں ''اپریل کا مرکھ'' ہوتا ہے۔

☆☆☆☆ ذهبت أغلبية أراء الباحثين على ان "كذبة ابريل" تقليد أوروبي قائم على المزاح يقوم فيه بعض الناس (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

یکم اپریل کی یاد میں رومی مختلف تقریبات منعقد کرتے تھے مثلاً انہوں نے ایک خوشی کی ملکہ بنائی تھی، جس کا نام (فینوز) رکھا تھا، یکم اپریل کو اہل روم کی بیوائیں اور دوشیزائیں اسی ملکہ کے نام سے منسوب عبادت خانے میں جمع ہوتیں اور اپنے نفسانی، جسمانی عیوب کو ظاہر کرتیں اور دعائیں مانگتی تھیں کہ ان کے عیوب کے بارے میں ان کے شوہروں کو معلوم نہ ہو۔

ساکسونی اقوام اس مہینے میں اپنے خداؤں سے دور ہٹ کر خوشی کی تقریبات منعقد کرتی تھیں، Easter☆ان کا قدیم خدا ہے جسے آج کل عیسائیوں کے یہاں "عید الفصح" کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا کہ یکم اپریل یورپی قوموں کے نزدیک کسی نہ کسی درجہ میں قابل احترام ہے اور اہمیت کی حامل رہی ہے۔

(مابقیہ حاشیہ) في اليوم الأول من ابريل باطلاق الاشاعات او الأكاذيب ويطلق على من يصدق هذه الاشاعات أو الأكاذيب اسم "ضحية كذبة ابريل". وبدأت هذه العادة في فرنسا بعد تبني التقويم المعدل الذي وضعه شارل التاسع عام 1564وكانت فرنسا اول دولة تعمل بهذا التقويم وحتى ذلك التاريخ كان الاحتفال بعيد رأس السنة يبدأ في يوم 21مارس وينتهي في الأول من ابريل بعد ان يتبادل الناس هدايا عيد رأس السنة الجديدة.(مؤسسة القدس للثقافة و التراث)

☆عیسائیوں کے اعتقاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا دن، عیسائیوں کا ایک تہوار جو ۲۱ / مارچ یا اس کے بعد اتوار کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں) منایا جاتا ہے، مصباح اللغات: ۱۵۲۔

****

****

اپرل فول کب، کیوں اور کیسے شروع ہوا؟

اس بارے میں محققین کی مختلف تحقیقات ہیں لیکن کسی تحقیق کو پورے وثوق کے ساتھ درست قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔☆

پہلی تحقیق:

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے مشہور انسائیکلو پیڈیا'' برٹانیکا'' کے حوالہ سے لکھا ہے بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترہویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (Venus) کی طرف منسوب کر کے مقدس سمجھا کرتے تھے، وینس کا ترجمہ یونی زبان میںdite aphro کیا جاتا تھا، اور شاید اسی یونانی نام سے مشتق کرکے اس مہینے کا نام اپریل رکھ دیا گیا۔(برٹانیکا پندرہواں ایڈیشن ص ۲۹۲ :ج ۸)

لہذا بعض مصنفین کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یکم اپریل سال کی پہلی ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا، اس لیے اس دن کو لوگ جشن مسرت منایا کرتے تھے اور اسی جشن کا ایک حصہ ہنسی مذاق بھی تھا، جو رفتہ رفتہ ترقی کر کے اپریل فول کی شکل اختیار کر گیا۔(ذکر و فکر ص ۶۷ :)

دوسری تحقیق:

مفتی تقی صاحب آگے لکھتے ہیں" بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جشن مسرت کے دن لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے

☆ والواقع ان كل هذه الأقوال لم تكتسب الدليل الأكيد لاثبات صحتها وسواء كانت صحيحة أم غير صحيحة (مؤسسة القدس للثقافة و التراث)

تحفے کے نام پر کوئی مذاق کیا جو بالآخر دوسرے لوگوں میں بھی رواج پکڑ گیا"۔(حوالہ بالا)

تیسری تحقیق:

یہ رسم 1564ء میں فرانس سے اس وقت سے شروع ہوئی جب فرانس کا حاکم شارل نہم نے سال کا آغاز April کے بجائے January سے شروع کرنے کا فرمان جاری کیا تھا، اس وقت کچھ لوگوں نے اس حکم کی مخالفت کی اور تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اس حکم کے حامیوں نے ان کے ساتھ بدسلوکیاں کی اوران کا مذاق اڑایااور یہ سب کچھ چونکہ یکم اپریل کو ہوا تھا، لہذا وہ اس دن کو بعد میں ان کے ساتھ کی گئی بدتمیزیوں اور بدسلوکیوں کی یاد میں ہر سال اپریل فول منانے لگے۔

چوتھی تحقیق:

مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں : برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ بیان کی گئی ہے کہ ۲۱/مارچ سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہوتی ہیں، ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذ اللہ) قدرت ہمارے ساتھ مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے، لہذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کر دیا۔(برٹانیکا ص : ۴۹۶ج ا بحوالہ ذکر وفکر ص ۶۷:)

پانچویں تحقیق:

دوسرے بعض مؤرخین لکھتے ہیں : موسلا دھار بارش کے بعد اچانک

دھوپ نکل آئی تھی یہ قدرت نے (نعوذ باللہ) انسانوں کے ساتھ مذاق کیا، اور یہ یکم اپریل کو ہوا تھا، تو ان بے وقوفوں نے اس کو بنیاد بنا کر اس دن کو باضابطہ اپریل فول کے نام سے اپنے تہواروں میں شامل کرلیا اور لوگوں کو بے وقوف بنانے لگے۔

چھٹی تحقیق:

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے ''ذکر وفکر'' میں لکھا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایت کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا، موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعہ کی تفصیلات کی گئی ہیں لوقا کے انجیل کے الفاظ یہ ہیں:

''اور جو آدمی اسے (حضرت مسیح علیہ السلام) کو گرفتار کیے ہوئے تھے، اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے، اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے منہ پر طمانچے مارتے تھے، اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (یعنی الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں''۔ (لوقا ۶۳: ۲۲ تا ۶۵)

انجیلوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر وہ انہیں پیلاطیس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا، پھر پیلاطیس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطیس کی عدالت میں بھیجا۔

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسری

عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا، اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا، اس لیے اپریل فول کی رسم درحقیقت اسی شرمناک واقع کی یادگار ہے۔(ذکروفکر ص ٦٧: ٦٨)

نوٹ : حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق بیان کردہ واقعہ تحریف شدہ انجیل میں ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی واقعہ ہے، کیوں کہ قرآن نے واضح طور پر اعلان کیا ہے : ''وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ﴿ المائدۃ:١٥٧﴾

اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا یقین جانو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا۔'' نوٹ : اس مضمون کو اس پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

ساتویں تحقیق:

مفتی تقی صاحب نے لکھا ہے ''اپریل فول منانے کے نتیجے میں جس شخص

کو بے وقوف بنایا جاتا ہے اسے فرانسی زبان میں Poisson Davril کہا جاتا ہے جس کا انگریزی ترجمہ April Fish ہے یعنی اپریل کی مچھلی (برٹانیکا ص ۴۹۶ :ج ۱:) لیکن لاروس نے اپنے مذکورہ بالا موقف (چھٹی تحقیق) کی تائید میں کہا ہے "Poisson" جس کا ترجمہ مچھلی کیا ہے، درحقیقت اسی سے ملتے جلتے ایک اور فرانسیسی لفظ Posion کی بگڑی ہوئی شکل ہے، جس کے معنی تکلیف پہنچانے اور عذاب دینے کے ہیں، لہذا یہ رسم درحقیقت اسی عذاب اور اذیت کی یاد دلانے کے لیے مقرر کی گئی ہے، جو عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام کو پہنچائی گئی تھی"۔(ذکر وفکر ص ۶۹:)

آٹھویں تحقیق:

مفتی صاحب آگے لکھتے ہیں : "ایک اور فرانسیسی کا مصنف کا کہنا ہے کہ دراصل Pisson کا لفظ اپنی اصل شکل ہی پر ہے لیکن یہ لفظ پانچ الفاظ کے ابتدائی حروف کو ملا کر ترتیب دیا گیا ہے، جن کے معنی فرانسیسی زبان میں بالترتیب عیسیٰ، مسیح، اللہ، بیٹا اور فدیہ ہوتے ہیں، گویا اس مصنف کے نزدیک بھی اپریل فول کی اصل یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑانے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی یادگار ہے"۔(ذکر وفکر ص ۶۹ :)

فائدہ :اکثر مؤرخین نے اسی کو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کا مذاق اڑانے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی یادگار کو "اپریل فول" کی حقیقت قرار دیا ہے۔واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم۔

نویں تحقیق:

بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ اپریل فول ڈے کی تاریخ کے متعلق کوئی واضح نظریہ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کے آغاز کی درست تاریخ کا ریکارڈ

موجود ہے۔

مغربی مما لک میں مقبول اس تہوار کے متعلق قرین قیاس یہ ہے کہ اس کی ابتداء 1582ء میں فرانس سے ہوئی، اس سے قبل نئے سال کی تقریبات ۲۵/مارچ سے یکم اپریل تک منائی جاتی تھیں، اس سال چارلس نہم (کچھ روایات کے مطابق ہوپ گریگوری xiii) نے قدیم جولین کیلنڈر کے بجائے گریگورین کیلنڈر رائج کرنے کا حکم جاری کیا جس کے مطابق نئے سال کا آغاز یکم جنوری سے ہونے لگا، اس زمانے میں ابلاغ اور رابطے کا نظام سست اور دقت طلب تھا، چنانچہ کئی برس تک علاقوں میں لوگوں کو اس تبدیلی کا علم نہ ہوسکا، کئی مقامات پر لوگوں نے نئے کیلنڈر کو قبول کرنے سے انکار کردیا، اور ۲۵/مارچ سے یکم اپریل تک نیا سال منانے کا رواج جاری رکھا، ان روایت پسند اور بے خبر لوگوں کو بے وقوف قرار دیا گیا، اور مختلف طریقوں سے ان کا مذاق اڑایا جانے لگا، آہستہ آہستہ یہ روایت فرانس سے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ پہنچ گئی، اس کے بعد برطانیہ اور فرانس کی امریکی کالونیوں میں متعارف ہوگئی اور یکم اپریل کا دن بنام، April fool بیشتر علاقوں میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانے اور مذاق اڑانے کے لیے مقبول ہوگیا۔

دسویں تحقیق:

اکثر مؤرخین مذکورہ وضاحت کو تسلیم کرتے ہیں تاہم مؤرخین اور محققین کے چند گروہ ایسے ہیں جن کا کہنا ہے کہ اپریل فول کا رواج گریگورین کیلنڈر متعارف کرائے جانے سے پہلے ہی رائج تھا اور فرانس اور جرمنی میں 1508ء/1539ء/1564ء کے کئی ایسے حوالہ جات موجود ہیں جن میں اپریل فول کے ثبوت ملتے ہیں اس کے علاوہ برطانیہ میں گریگورین کیلنڈر

1752ء میں اختیار کیا گیا جب کہ وہاں اپریل فول کا تصور بہت پہلے سے موجود تھا۔

گیارہویں تحقیق:

بعض تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ 1983ء میں بوسٹن یونیورسٹی کے تاریخ کے پروفیسر جوزف بوسکن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں یہ نظریہ پیش کیا، اس کے مطابق رومی حکمراں کانسٹنٹائن (constantine) کے عہد میں اپریل فول ڈے کا آغاز اس وقت ہوا جب درباری مسخروں اور احمقوں کے ایک گروہ نے بادشاہ کے سامنے دعوی کیا کہ وہ سلطنت کا انتظام بہتر طریقے سے سنبھال سکتے ہیں، یہ سن کر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس نے ایک مسخرے "کوگل" (kogel) کو ایک دن کی بادشاہت کا موقع دیا، جس میں اس نے بے وقوفی کے شاندار مظاہرے کیے، یہ رواج مقبول ہو گیا اور ہر سال یکم اپریل کو احمقوں کا دن یعنی april fool منایا جانے لگا۔

احد عشر کوکبا۔ ☆

اگر یہ گیارہ کی گیارہ تحقیقات درست نہ بھی ہوں پھر بھی اس رسم بد میں انسان بڑے بڑے گناہوں کا شکار ہو ہی جاتا ہے، مثال کے طور:

(۱) جھوٹ (جس کے بارے میں حدیث میں سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں) (۲) دھوکہ دینا (حدیث میں آتا ہے "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا" جو

☆ ایک عربی مضمون (أصل كذبة ابريل) ہے جس میں اور بھی کئی تحقیق ذکر کی گئی ہے، محققین کے افادے کی خاطر کتاب کے اخیر میں شامل کر دیا گیا ہے۔

دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں)

(۳) دوسرے کو تکلیف پہنچانا (حدیث میں آتا ہے ''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ'' مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ پاؤں اور زبانوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے)

اپریل کی مچھلی:

فرانس میں April fool کو بے وقوف بننے والے کو Fish ☆ کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اپریل فول کو بڑے سے بڑے آدمی کو بے وقوف بنایا جاتا ہے اور بہر حال اس کے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں اس لیے اس کو Fish کہا جاتا ہے کہ مچھلی پانی کے باہر تڑپ تو سکتی ہے مگر کچھ کر نہیں سکتی، اسی طرح یہ تڑپ تو سکتا ہے مگر کچھ کر نہیں سکتا۔

اپریل فول (april fool) بے وقوفوں کا دن:

امریکہ اور برطانیہ کے لوگ یکم اپریل کو AllFool day یعنی بے وقوفوں کا دن کہتے ہیں، چنانچہ وہ اس دن ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں جس کو سننے والا سچ سمجھتا ہے پھر بعد میں اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

برصغیر میں اپریل فول کب شروع ہوا؟

برصغیر (یعنی ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، مالدیپ، نیپال اور سری لنکا) میں اپریل فول کب اور کیسے شروع ہوا۔

برصغیر میں سب سے پہلی بار اپریل فول انگریزوں نے تیموری لہو کے آخری چشم وچراغ بہادر شاہ ظفر کے ساتھ منایا جب وہ رنگون کی جیل میں تھے،

☆ ویطلق علی الضحیة فی فرنسا اسم ''السمکة'' وفی اسکتلندا'' نکتة ابریل''

انگریزوں نے صبح کے وقت بہادر شاہ ظفر سے کہا کہ یہ لو تمہارا ناشتہ آ گیا ہے، جب بہادر شاہ ظفر نے پلیٹ سے کپڑا اٹھایا تو پلیٹ میں ان کے بیٹے کا کٹا ہوا سر تھا، جس سے بہادر شاہ ظفر کو سخت تکلیف پہنچی جس پر انگریزوں نے ان کا خوب مذاق اڑایا، اور کہا کہ آج april fool ہے۔

کیا جھوٹ بول کر فول (fool) بنانا جائز ہے؟

جھوٹ ایک کبیرہ گناہ ہے، اور انتہائی برا اور بڑا عیب ہے، اس کو منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے، اس لیے جھوٹ بول کر فول (fool) بنانا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے
نہ جھوٹ بولیں گے، نہ بلوائیں گے

اپریل فول کی حرمت پر تمام علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے:

تمام علماء کرام ومفتیان عظام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اپریل فول کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

کیا اپریل فول عیسی علیہ السلام کا مذاق ہے؟

جی ہاں! جیسا کہ اس سے پہلے پر ہم تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں، یہود بے ہود کی خبیثانہ اور وحشیانہ فطرت سے کوئی بعید نہیں ہے۔

ہم اپریل فول کیوں منائیں؟

یاد رکھیۓ! ہر قوم اپنا وقار اور تشخص رکھتی ہے، جو قومیں اس جوہر سے خالی ہوجاتی ہیں اس کا وجود صفحۂ ہستی سے ختم ہوجاتا ہے، تاریخ غیرت مند اور مجاہد قوموں کو یاد رکھتی ہے، لیکن آج ہم مسلمان بے غیرت، آرام پسند اور کاہل

وبزدل بن چکے ہیں، نقالی ہماری طبیعت ثانیہ بن چکی ہے، ہر بری چیز کو فیشن اور ترقی کے نام پر بلاسوچے سمجھے خوشی خوشی قبول کر لیتے ہیں، خدارا! ہم اپنے آپ کو پہچانیں اور مغربی تہذیب سے بچیں۔ ؎

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صبا

(۱) اپریل فول کا اسلامی تاریخ اور اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے تو پھر ہم اپریل فول کیوں منائیں؟

(۲) اپریل فول میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسلام کسی کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو ہم اپریل فول کیوں منائیں؟

(۳) اپریل فول میں جھوٹ بولا جاتا ہے، اسلام میں جھوٹ بہت بڑا اور برا گناہ ہے تو پھر ہم اپریل فول کیوں منائیں؟

(۴) اپریل فول ہمیں اسلامی روایات اور تہذیب سے دور کرتا ہے تو پھر ہم اپریل فول کیوں منائیں؟

اسلام میں اپریل فول کی اجازت کیوں نہیں؟

آج پوری دنیا اپریل فول کو اپنا فرض سمجھ کر بڑے اہتمام سے مناتی ہے تو پھر اسلام میں اس کی اجازت کیوں نہیں؟

تاریخ گواہ اور عالمی سرکاری رپورٹ موجود ہے کہ اپریل فول کی وجہ سے لوگوں کی جانیں تک چلی گئی ہیں، اس دن ایک دوسرے کو جھوٹ بول کر، دھوکہ دے کر، غلط خبریں سنا کر سخت تکلیفیں پہنچائی جاتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اور اسلام وضو، نماز جیسی مقدس عبادت میں ضرورت سے زائد پانی بہانے کو حرام کہتا ہے تو وہ اسلام کسی کے خون بہانے کی اجازت کیسے دے سکتا

ہے؟اور قرآن وحدیث میں انسان کو بہت محترم،مکرم اور باعزت بتایا گیا ہے اور کسی انسان کا مذاق اڑانے اور اس کو تکلیف پہنچانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور اس پر وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

اس لیے اسلام اس اپریل فول کی اجازت نہیں دے سکتا ہے،جس کی بنیاد ہی تکلیف پہنچانے پر ہو۔

نوٹ :اپریل فول کی بنیاد چونکہ جھوٹ(lie) دھوکہ(fraud)اور ایذا رسانی (hurting) پر ہے اس لیے آئندہ صفحات میں ان چیزوں کی مذمت،قباحت اور نقصانات بیان کیے گئے ہیں-

دوسرا باب

جھوٹ کا بیان

جھوٹ(lie) بہت بڑا، برا گناہ اور سنگین عیوب میں سے ہے، قرآن واحادیث میں جھوٹ کی قباحت،اس کے نقصانات اور جھوٹوں کی سزا کو بہت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے،اس باب میں انہیں چیزوں کو بیان کیا جائے گا۔

جھوٹ کی مذمت قرآن کریم میں

جھوٹے کو اللہ ہدایت نہیں دیتا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ(المؤمن :۲۸)

اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

جھوٹے پر اللہ کی لعنت:

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (الجاثیہ :۷) ہر جھوٹے گنہ گار کے لئے ہلاکت (یا جہنم کی وادئ ویل) ہے

ویل: کے بارے میں مفسرین کرام کے دو قول ہیں۔(الف) ہلاکت، (ب) جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس میں جہنمیوں کا خون پیپ جمع ہوتا ہے، اس معنی کے اعتبار سے گویا کہ جھوٹے کو اس ہولناک اور بدبودار وادی میں ڈالا جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

شیطان جھوٹوں کے پاس آتا ہے:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ،تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (الشعراء :۲۲۰،۲۲۱) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس کے پاس آتے ہیں شیطان ہر جھوٹے گنہ گار کے پاس آتا ہے۔

جھوٹ (lie) بولنے سے اللہ نے منع فرمایا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج :۳۰) جھوٹی بات سے پرہیز کرو!۔

جھوٹ (lie) بہت بڑا، برا اور سنگین گناہ ہے:

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ (النحل :۱۰۵) جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے (بولتے) ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں کہ ''یہ آیت اس بات کی قوی دلیل ہے کہ جھوٹ بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ اور سنگین ترین

جرائم میں سے ایک سنگین جرم ہے (التفسیر الکبیر)

جھوٹ کی مذمت احادیث میں

جھوٹے (liar) کے منہ سے بدبو نکلتی ہے:

کَذِبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَکُ مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِہٖ (رواہ الترمذی) مشکوٰۃ: ص، ۴۱۳)

جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

جھوٹ بولنا منافق (hypocrite) کی علامت ہے:

آیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَاحَدَّثَ کَذَبَ، وَإِذَاوَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَااؤْتُمِنَ خَانَ (الکبائر :۲۳۴)

منافق کی تین علامت ہے، (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز نہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ دَعَتْنِیْ اُمِّی یَوْمًا وَرَسُوْل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ فِی بَیْتِنَا،فَقَالَتْ:ھَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ،فَقَالَ لَھَا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعطِیَہُ قَالَتْ أَنْ اُعْطِیَہُ تَمْرًا، فَقَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :اَمَا اَنَّکِ لَوْلَمْ تُعْطِہِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کَذِبَۃٌ۔ (رواہ ابوداؤد،والبیہقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ،ص۴۱۶)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دن میری والدہ نے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ہی تشریف فرما تھے، پھر کہا آ کچھ دوں گی تجھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ سے فرمایا آپ نے اس بچے کو کچھ دینے کا ارادہ کیا ہے؟ میری والدہ نے کہا میں نے اسے کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ اسے کچھ دینے کا ارادہ نہ کرتیں تو آپ کے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ کا گناہ لکھ دیا جاتا۔

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم: إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قال: إِنِّي لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا (رواه الترمذی) (مشکوٰۃ ص:416)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول! آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مذاق میں بھی سچ ہی بولتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں۔

جھوٹ (lie) جھوٹے (liar) کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے:

وَاِيَّاكُمْ وَالكِذْبَ فان الْكِذْبَ يَهْدِيْ الَى الفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ۔ (الکبائر: ۲۳۴، مشکوٰۃ: ۴۱۲)

جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف، نتیجہ نکلا کہ جھوٹ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

جھوٹے (liar) کی طرف اللہ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا،

اور

نہ ہی اس سے بات کرے گا،

بلکہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَاذِبٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔ (الکبائر ۲۳۴ :)

قیامت کے دن اللہ تعالی تین آدمیوں کی طرف نظر (شفقت) نہیں کرے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا بلکہ ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا:

(۱) بوڑھا ہونے کے باوجود زنا کرتا ہو (۲) بادشاہ ہو کر جھوٹ بولتا ہو (۳) فقیر ہو اور تکبر کرتا ہو۔

جھوٹ بولنے والے کے جبڑے چیرے جاتے ہیں:

مشکوۃ شریف میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بیان کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عن سمرۃ بن جندب ...... فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ بِيَدِهِ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ، فَشَقَّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُه هذا، فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ۔ (مشکوۃ ص ۳۹۰ :، مرقات ۸: / ۴۴۴۰)

اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِی رَاَیْتَه یُشَقُّ شِدْقُه فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْه حَتّٰی تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَیُصْنَعُ بِه مَاتَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ (مشکوۃ ص ۳۹۶ :، مرقات ۸ : / ۴۴۳)

آج رات میں نے دو آدمی دیکھے وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے ہاتھوں سے پکڑا اور مجھے پاکیزہ سرزمین (ملک شام) کی طرف لے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، اور ایک آدمی ہاتھ میں ہتھوڑا لئے کھڑا تھا، وہ ہتھوڑا اس بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے میں داخل کرتا اور گدی تک چیر دیتا پھر اسی طرح دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی کرتا، اتنے میں پہلا جبڑا ٹھیک ہوجاتا تھا اور وہ ایسا بار بار کررہا تھا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں مجھے رات بھر لئے پھرتے رہے لہذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے متعلق بتاؤ! ان دونوں نے کہا، جی ہاں ہم بتاتے ہیں؛ وہ شخص جس کا جبڑا چیرا جارہا تھا وہ جھوٹا شخص تھا، جو ایک جھوٹ بول دیا کرتا تھا اور اس کو لوگ پوری دنیا میں پھیلا دیتے تھے، آپ نے جو دیکھا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت تک کیا جائے گا۔

جھوٹ (lie) چھوڑنے پر جنت میں گھر کا وعدہ:

مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَه فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ ص ۴۱۲ :، مرقات ۹: /٦٨) جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے (حالانکہ وہ باطل ہے) تو اس کے لیے جنت کے کنارے پر گھر بنایا جائے گا۔

اسلام میں کسی کا مذاق (joke) اڑانے کی گنجائش نہیں:

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّم قَالَ :لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ .رَوَاهُ التِّرمذی وقال هذا حديث غريب (مشکوٰۃ ص ۴۱۴:، مرقات :)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :اپنے مسلمان بھائی سے جھگڑا نہ کرو، اس کا مذاق نہ اڑاؤ، اور وعدہ خلافی کی نیت سے اس سے کوئی وعدہ نہ کرو۔

لَا یُؤمِنُ الْعَبْدُ الْاِیمانَ کُلَّہٗ حَتّٰی یَتْرُكَ الْکِذْبَ مِنَ الْمُزَاحَۃِ

آدمی اس وقت تک کامل ایمان میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے

لُعِنَ الْکَاذِبُ وَلَوْ کَانَ مَازِحًا (اتقان) لَعَنَ اللّٰہُ الْکَاذِبَ وَلَوْ کَانَ مَازِحًا (مختصر المقاصد) جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہو بھلے ہی مذاق میں ہی جھوٹ کیوں نہ بولے۔

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا باعث ہلاکت ہے:

وَیْلٌ لِمَنْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِكَ بِہِ الْقَومَ وَیْلٌ لَہٗ وَیْلٌ لَہٗ (مشکوٰۃ ص ۴۱۳: ،مرقات :)

اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنسائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، ہلاکت ہے۔☆

☆بات سے بات کی گہرائی چلی جاتی ہے
جھوٹ آجائے تو سچائی چلی جاتی ہے۔(شکیل اعظمی)

جھوٹا خواب بیان کرنے کا دردناک انجام:

مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ یَرَہٗ کُلِّفَ أَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَنْ یَّفْعَلَ (الکبائر ۲۳۴ :)

جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اسے قیامت کے دن دو جَو (barley) کو باندھنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔☆

واقعہ:

ایک شخص نے حضرت ابن سیرین کے سامنے ایک خواب بیان کیا اور کہا کہ میرے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا، پیالہ ٹوٹ گیا مگر پانی جوں کا توں رہ گیا، ابن سیرینؒ نے کہا اللہ سے ڈر! تو نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا ہے، اس آدمی نے کہا: سبحان اللہ! میں آپ کے سامنے اپنا خواب بیان کر رہا ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔

اس پر ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ یہ ہے تو جھوٹ ☆ ہی لیکن میں تعبیر بتا دیتا ہوں، اس کے ذمہ دار تم ہو گے!

تعبیر : تمہاری بیوی کو ایک بچہ ہوگا، بیوی مرجائے گی اور بچہ رہ جائے گا، وہ شخص ابن سیرینؒ کے پاس سے چلا گیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے، چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کے یہاں

☆اس کو موقوف علی المحال (contingent on impossible) کہا جاتا ہے جیسے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ہے کیوں کہ یہ مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے

☆ قال بعض الحکماء :"الخرس خیر من الکذب" گونگا ہو جانا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔(الصدق منجاۃ ۳۸ :)

ایک بچہ پیدا ہوا اور بیوی مر گئی۔(تاریخ ابن عساکر :۵۳/ ۲۳۲،۲۳۳)

کن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے؟

عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عليه وسلم قَالَ : لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يَصْلُحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا اَوْيَنْمِيْ خَيْرًا (البخاری فتح الباری، کتاب الصلح، باب لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس)(مشکوٰۃ ص:۴۱۲، مرقات:۹/۶۱)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص (شرعاً) جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اچھی بات کہے یا کسی کی طرف کوئی اچھی بات منسوب کرے۔ ابن شہابؒ کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ صرف تین صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے، لڑائی کے موقعہ پر، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اور میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ختم کرنے کی خاطر۔☆ امام غزالیؒ فرماتے ہیں گفتگو مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہے، ایسا مقصد جس کا حصول سچ اور جھوٹ دونوں طرح ہوسکتا ہو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا حرام ہے، اور اگر کوئی جائز مقصد ایسا ہو جس کا حصول صرف جھوٹ ہی سے ممکن ہو تو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا مباح ہے، بشرطیکہ اس مقصود کا حصول شرعاً مباح ہو اور اگر مقصود واجب

☆كُلّ الكذب يكتب على ابن آدم إلا ثلاث خصال؛إلا رجل كذب لامراته ليرضيها،أو رجل كذب في خديعة حرب،أو رجل كذب بين امراين مسلمين ليصلح بينهما۔(الصدق منجاةص :۱۲۴)۔

ہوتو جھوٹ بولنا واجب ہے، مثلاً مسلمان کی جان بچانا واجب ہے، جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپا ہوا ہوتو ایسی صورت میں سچ بولنے سے مسلمان کی جان کا خطرہ ہے، لہذا ایسے حالات میں جھوٹ بولنا واجب ہے۔

اسی طرح لڑائی یا لوگوں کے درمیان جھگڑا ختم کرنے کے لیے جھوٹ بولنا مباح ہے، تاہم حتی الامکان جھوٹ سے احتراز کی پوری کوشش کرنی چاہئے، کیوں کہ جب انسان ایک دفعہ کسی ضرورت کے لیے جھوٹ بولے تو خدشہ ہے کہ وہ مجبوری کی صورت کے علاوہ عام حالات میں بھی جھوٹ بولنے لگے گا، جھوٹ بولنا بنیادی طور پر حرام ہے البتہ شرعی ضرورت کے پیش نظر جائز ہے، (احیاء علوم الدین ۳/ ۷ / ۱۳)

اسی طرح لڑائی میں اگر کسی کو امان دی گئی تو جھوٹ کی اجازت ہے البتہ اہل علم نے متفقہ طور پر اضطراری صورت میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے، مثلاً کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے، اور وہ مظلوم کسی کے ہاں چھپا ہوا ہے تو اس کی جان بچانے کے لیے وہ اس کے اپنے پاس ہونے کا انکار کرسکتا ہے اور قسم بھی اٹھا سکتا ہے، ایسی صورت میں وہ گنہ گار نہ ہوگا، واللہ اعلم (فتح الباری ۵ :/ ۳۰۰)

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ صرف تین صورتوں میں ہی جھوٹ بولنے کی اجازت ہے جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے، اور زوجین کے باہمی نزاع سے پورا خاندان متاثر ہوتا ہے، چونکہ یہ چیزیں معاشرہ کی بنیاد ہیں اس لیے ان صورتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

****

نوٹ :اکثر گناہوں کا سبب زبان ہوا کرتی ہے، اس لیے زبان سے

متعلق چند احادیث پیش کی جارہی ہیں۔

زبان سے پورا جسم پناہ مانگتا ہیں:

إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ : اِتَّقِ اللهَ فِاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا ۔رَوَاہُ الترمذی (مشکوٰۃ ص :۴۱۳،مرقات:۷۵/۹)

جب انسان صبح کرتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء اس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر! کیوں کہ ہم تیری ہی وجہ سے صحیح سلامت رہتے ہیں لہذا اگر تو صحیح رہی تو ہم بھی صحیح رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔

انسان پیروں سے زیادہ زبان سے پھسلتا ہے:

إِنَّه لَيَزِلُّ مِنْ لِسَانِهٖ أَشَدُّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ ۔(مشکوٰۃ ص:۱۴۳، مرقات:۷۲/۹) انسان جتنا پاؤں سے پھسلتا ہے اس سے کہیں زیادہ زبان سے پھسلتا ہے۔

زیادہ تر لوگ زبان اور شرم گاہ کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے:

أَتَدْرُوْنَمَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، أَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ، وَالْفَرْجُ۔رَوَاہُ الترمذی وابن ماجہ (مشکوٰۃ ص :۴۱۲،مرقات :۴۹/۹)

کیا تم جانتے ہو! کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ دو چیزیں، منہ (زبان) اور شرمگاہ۔

زبان (tongue) سامان نجات ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ :لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ

وسلم فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ؟ فَقَال :أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ۔ رواه أحمد والترمذى
(مشکوٰۃ ص :۴۱۳،مرقات :۹/۷۴،۷۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی میں نے عرض کیا! کون سی چیز جہنم سے نجات دلانے والی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :اپنی زبان کو قابو میں رکھ، تیرا گھر تیرے لیے وسیع ہو اور اپنے گناہوں پر رویا کر۔

سب سے زیادہ خطرہ زبان (tongue) سے ہے:

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِي قَال :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِه وَقَالَ هٰذَا، رواه الترمذى وصحيحه۔(مشکوٰۃ ص :۴۱۳،مرقا :۹/۷۹)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے، راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کا۔☆ زبان درندہ ہے :حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری زبان درندہ ہے اگر اسے چھوڑ دوں گا تو مجھے کھا جائے گی، حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنے دین میں عقل مند نہیں جو اپنی زبان محفوظ نہ رکھے۔(احیاء العلوم)

فائدہ :ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان کے کتنے نقصانات ہیں لیکن اگر انسان زبان کو تلاوت قرآن اور اللہ کی یاد میں مشغول رکھے یا درود پاک کا ورد کرے یا کسی کو اچھی بات بتلا دے تو پھر بڑے اجر وثواب کا وعدہ ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ زبان سے بھی جہاد ہوتا ہے۔

زبان (tongue) سے بھی جہاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ۔(مشکوٰۃ ص:۱۴۰،مرقات :۴۲/۹) مومن تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔

نوٹ :اصل جہاد تلوار ہی سے ہوتا ہے، باقی جہاد بالنفس، باللسان وغیرہ کی جہادی فضیلت ہے۔

صداقت پسند زبان (tongue) کی دعا مانگنی چاہیئے:

ایک صحابی ☆ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی دعا سکھلائی تھی، اس میں ایک لفظ ''لِسَاناً صَادِقًا'' بھی تھا، یعنی اے اللہ میں آپ سے صداقت شعار زبان مانگتا ہوں۔ جھوٹ سے متعلق قرآن واحادیث میں بیان کردہ وعیدوں سے اس کی خطرناکی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اسی طرح جھوٹ معاشرے میں فساد کا سبب ہوتا ہے، اس سے صالح معاشرہ کا وجود نہیں ہوسکتا ہے، جبکہ اس کے برعکس سچائی (truth) کی تعریف اور سچ بولنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔ مثلاً

سچوں کے لئے جنت کا وعدہ:

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

یہ صحابی شداد بن اوس ہیں، پوری دعا یہ ہے اللهم اني أسئلك الثبات في الأمر و أسئلك،موجبات رحمتك،و عزائم مغفرتك،و أسئلك شكر نعمتك،و حسنَ عبادتك،وأسئلك قلبا سليما،و لسانا صادقاو أسئلك من خير ما تعلم،وأعوذ بك من شر ما تعلم،و أستغفرك لما تعلم،إنك أنت علام الغيوب۔(الصدق مع الله ص : ۱۹/۲۰)

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾المائدة:۱۱۹﴿ اللہ ارشاد فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جولوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالی ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں ، یہ بڑی (بھاری) کامیابی ہے۔

سچ (truth) جنت کی طرف لے جاتا ہے:

إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَي الْبِرَّ ،وَاِنَّ الْبِرَّ يَهدِيْ اِلي الْجَنَّةِ۔(الصدق واثر ه في صلاح الفرد والمجتمع:۱۷)

بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے

سچ (truth) میں سکون واطمینان ہے:

فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ۔(الصدق واثره فی صلاح الفرد والمجتمع:۲۵)

بے شک سچ اطمینان کا ذریعہ ہے

سچ (truth) نجات کا ذریعہ ہے:

اِنَّ الصِّدْقَ مَنْجَاةٌ۔(الصدق مع اللہ:۲۲) بے شک سچ نجات کا ذریعہ ہے ۔ایک مشہور حدیث ہے"اِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيِ وَ الْكِذْبَ

يُهْلِكَ '' سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

سچ (truth) کے متعلق سلف اور حکماء کے اقوال:

(۱) احنف بن قیس فرماتے ہیں :" لِكُلِّ شَيْئٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْمَنْطِقِ اَلصِّدْقُ" ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زینت ہوتی ہے اور زبان کی زینت سچائی ہے۔(الصدق، الفضيلة الجامعة:ص ۱۶)

(۲) شعبی کہتے ہیں :'' عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ حَيْثُ تَرَى أَنَّه يَضُرُّكَ فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ وَاجْتَنِبِ الْكِذْبَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ يَنْفَعُكَ فَإِنَّه يَضُرُّكَ'' (حوالہ بالا)

ہمیشہ سچ بولو! کیوں کہ بعض مرتبہ انسان سوچتا ہے کہ سچ بولوں گا تو نقصان ہو جائے گا، حالانکہ اسے سچ بولنے سے فائدہ ہو رہا ہوتا ہے، اسی طرح انسان سوچتا ہے کہ جھوٹ بولنے سے فائدہ ہو جائے گا لیکن اسے نقصان ہی نقصان ہو جاتا ہے۔

(۳) ارسطالیس کا قول ہے :" إِنَّ الْمَوْتَ مَعَ الصِّدْقِ خَيْرٌ مِنَ الْحَيَاةِ مَعَ الْكِذْبِ" (حوالہ بالا) جھوٹ بول کر زندہ رہنے سے سچ بول کر مرجانا بہتر ہے۔☆(۴) ایک حکیم کا قول ہے :

☆ ؎ اَلصِّدْقُ يُمْنٌ وَمَنْجَاةٌ وَمَحْمِدَةٌ ؎ عَلَيْکَ بِا لصِّدْقِ وَلَوْ أَنَّه
فِيْهِ الْكَرَامَةُ وَالْإِقْبَالُ وَالشَّرَفُ أَحْرَقَکَ الصِّدْقُ بِنَارِ الْوَعِيد

؎ اتنا سچ بول کہ ہونٹوں کا تبسم نہ بجھے ؎ یہ معجزہ ہے کہ دنیا میں ایک سچ کو
روشنی ختم نہ کر آگے اندھیرا ہوگا ہزار جھوٹ کا لشکر دبا نہیں سکتا

؎ جھوٹ کی منڈی لگی تھی شہر میں ہم نے سچ بولا تو مجرم ہو گئے

" اَلصِّدْقُ فَضِيلَةٌ وَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ الْمَوْتَ

وَالْكِذْبُ رَذِيْلَةٌ وَإِنْ كَانَ ثَمَنُه الحَيَاةَ"

(الصدق روی فی مفهومه ومجالاته ومعطیاته)

تیسرا باب

اسلام میں ہنسی مزاح کی حدود

اپریل فول منانے کی ایک بڑی وجہ ہنسی مذاق بھی رہے، وقتی خوشی کے لیے اپریل فول کا سہارا لیا جاتا ہے، لیکن ہنسنا کس حد تک ہونا چاہئے اور اس کی حدود وقیود سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔

اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس لئے اسلام کے بارے میں یہ تصور محال ہے کہ وہ ہنسنے ہنسانے کے فطری عمل پر روک لگائے، اس کے برعکس اسلام ہر اس عمل کو خوش آمدید کہتا ہے جو زندگی کو ہشاش بشاش بنانے میں مددگار ثابت ہو، اسلام یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ماننے والے کی شخصیت بارونق، ہشاش بشاش اور تروتازہ ہو، مرجھائی ہوئی بے رونق اور پژمردہ شخصیت اسلام کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

اس اسلامی شخصیت کا نمونہ دیکھنا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر نمونہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ کرنے والا بخوبی جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوناگوں دعوتی مسائل اور اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کے باوجود ہمیشہ مسکراتے اور خوش رہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی تھی، اپنے ساتھیوں (صحابہ کرام) کے ساتھ بالکل فطری انداز میں زندگی گزارتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی

خوشی، کھیل اور ہنسی مذاق کی باتوں میں شرکت فرماتے تھے، ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کے غموں اور پریشانیوں میں شریک ہوتے تھے، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا، جب وحی نازل ہوتی تو مجھے بلا بھیجتے تاکہ میں اسے لکھ لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ ہم سب جب دنیا کی باتیں کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ دنیا کی باتیں کرتے اور جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو پھر آپ آخرت کی باتیں کرتے، اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ اسی موضوع پر گفتگو میں شریک ہوتے۔

”بعض روایتوں میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتایا کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مزاح اور پرلطف شخصیت کے مالک تھے“۔

بیوی سے مزاح:

بخاری شریف کی ام زرع والی مشہور حدیث میں بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ کھیل تماشے کرتے تھے، ہنسی مذاق کرتے تھے، اپنی بیویوں سے کہانیاں سنتے تھے، بخاری شریف ہی کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر دوڑ لگاتے تھے، اس دوڑ میں کبھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیت جاتے، کون نہیں جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیٹھ پر اپنے نواسوں (سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ) کو سوار کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ کھیلتے تھے اور ان کی باتیں بڑے شوق سے سنتے تھے، کسی

صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر سوار دیکھ کر کہا یہ تو بہترین سواری ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ شہسوار بھی تو بہترین ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مزاح بھی کیا کرتے تھے، بڑا مشہور واقعہ ہے کہ ایک بڑھیا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، دعا کریں کہ میں جنت میں چلی جاؤں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی نہیں جائے گی، یہ جواب سن کر وہ بڑھیا رونے لگی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اماں! جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا، بوڑھا شخص بھی جنت میں جوان ہو کر داخل کیا جائے گا۔(مشکوۃ ص،۴۱۶،مرقاۃ)

عوام الناس سے مزاح:

ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اونٹ کی سواری عطا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا، اس شخص نے حیرت سے پوچھا کہ اونٹنی کا بچہ سواری کے قابل کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اونٹ بھی تو آخر اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔(ترمذی)

سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام ایمن نام کی ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میرے شوہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ تمہارا شوہر کون ہے وہی نا جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے (آنکھوں میں سفیدی ہونا بے شرم ہونے کے لیے محاورہ استعمال کیا جاتا ہے) اس عورت نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے شوہر کو بے شرم کہہ رہے ہیں، کہنے لگی کہ باخدا میرے شوہر

کی آنکھوں میں سفیدی نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سفیدی تو آنکھ میں ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد وہ سفیدی تھی جو سیاہ دائرے کے ارد گرد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہمارے گھر میں موجود تھے، میں نے ان کے لیے حریرہ (دودھ اور آٹا میں بنا ہوا کھانا) تیار کیا پھر میں نے اسے سودہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے حریرہ پسند نہیں ہے، میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کھاؤ! ورنہ میں تمہارے چہرہ پر رحریرہ مل دوں گی۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر بھی کھانے سے انکار کیا تو میں نے ان کے چہرے پر حریرہ مل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کے درمیان بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا جھک گئے تا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھی میرے چہرے پر حریرہ مل سکیں، چنانچہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حریرہ لیا اور میرے چہرے پر مل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے رہے۔

کوئی اور ہوتا تو ان کی حرکت پر ڈانٹتا اور سرزنش کرتا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چھیڑ چھاڑ سے نہیں روکا بلکہ یہ دیکھ کر خود بھی محظوظ ہوتے رہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی زندگی میں خوشیوں کا رنگ بھرنا چاہتے تھے، خاص کر عید الاضحیٰ اور دوسرے خوشی کے موقع پر ۔مشہور واقعہ ہے کہ عید کے موقع پر کچھ لڑکیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گانا بجانا کر رہی تھیں، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر برہم ہوئے اور انہیں گانے بجانے سے روکنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر انہیں

گانے بجانے دو، عید کے دن ہیں، ذرا یہودی بھی جان لیں کہ ہمارے دین میں بھی وسعت اور تفریح کے مواقع ہیں۔

کسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حبشیوں کو مسجد نبوی کے اندر کھیل تماشہ دکھانے کی اجازت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہ کھیل تماشہ دیکھتے رہے، انہیں جوش دلاتے رہے اور اپنی بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا سر کندھے پر رکھ کر یہ تماشہ دکھاتے رہے، لوگ مسجد نبوی میں کھیل تماشہ دکھاتے رہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں محسوس کیا۔

روایت ہے کہ کسی لڑکی کی رخصتی ہو رہی تھی، رخصتی کے موقع پر کسی کھیل تماشہ اور گانے بجانے کا انتظام نہیں کیا گیا تھا، گانے بجانے سے مراد آج کے جیسے فلمی گانے نہیں بلکہ شادی کے موقع پر جو مہذب اور شائستہ گانے گائے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناپسند ہوئی اور فرمایا کہ "هَلَّا كَانَ مَعَهَا لَهْوٌ؟" (اس کے ساتھ کھیل تماشے کا انتظام کیوں نہیں ہے) بعض روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں نے اس خوشی کے موقع پر گانے والیوں کو کیوں نہیں بھیجا جو یہ گاتیں۔

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّونَا نُحَيِّيكُمْ

"ہم تمہارے پاس آگئے، ہم تمہارے پاس آگئے، تم ہمیں خوش آمدید کہو، ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں"۔

ہنسنا انسانی جبلت (human nathre) ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں نشوونما پانے والے صحابہ کرام رضوان

اللہ علیہم اجمعین بھی ایسے ہی تھے، ہنستے ہنساتے اور مذاق کرتے تھے، حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسا سخت مزاج انسان بھی ہنسی مذاق کیا کرتا تھا۔ روایت ہے کہ انہوں نے ازراہ تفنن اپنی لونڈی سے کہا کہ مجھے شریفوں کے خالق نے پیدا کیا ہے اور تمہیں بدمعاشوں کے خالق نے پیدا کیا ہے، اس بات پر وہ لونڈی کبیدہ خاطر ہوگئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ شریفوں اور بدمعاشوں کے خالق الگ الگ تھوڑے ہی ہیں ان سب کو تو ایک ہی اللہ نے پیدا کیا ہے، مجھے اور تمہیں دونوں کو اللہ تعالی نے ہی پیدا کیا ہے۔

مشہور تابعی ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مزاح کیا کرتے تھے؟

آپ نے جواب دیا کہ وہ بھی تو انسان ہی تھے۔

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم جب آپ کے پاس رہتے ہیں تو ہماری ایمانی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے اور جب گھر میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہوتے ہیں تو کچھ اور ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہوئے ایمانی جوش وجذبہ کچھ زیادہ ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سے نکلنے کے بعد اس جذبے میں کمی آجاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اے حنظلہ! اگر تم ایک جیسے حال میں ہمیشہ رہو (وہ ایمانی کیفیت برقرار رہے جو میرے پاس رہنے سے طاری ہوتی ہے) تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، یعنی تم فرشتوں کی صف میں شامل ہوجاؤ گے لیکن اے حنظلہ! چند گھڑیاں کچھ اس سے مختلف ہوتی ہیں (تم انسان ہو، فرشتے نہیں یقینا تمہاری کیفیت فرشتوں سے مختلف ہوگی تمہاری چند گھڑیاں سنجیدگی اور حد درجہ ایمانی کیفیت میں گزرتی ہیں، تو چند گھڑیاں اس

سے مختلف، ہنسی مزاح اور پر لطف ماحول میں بھی گزریں گی)

ہنسنا کیسے ہو؟

حقیقت یہ کہ چہرے پر خشونت اور باتوں میں روکھا پن لیے ہوئے بعض دین دار حضرات محض اپنی طبیعت اور فطرت کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں، اس میں اسلام کا کوئی قصور نہیں ہے، لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس قسم کے دین دار حضرات سے اسلام سیکھنے کے بجائے قرآن مجید، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بہترین عملی نمونوں سے اسلام سیکھیں، سوال: حدیث میں ہے "كَثْرَةُ اَلضِحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ؟" زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے؟

پہلی حدیث میں بہ کثرت اور بہت زیادہ ہنسنے سے منع کیا گیا ہے، صرف ہنسنے کی ممانعت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ کسی بھی چیز کی زیادتی مضر ہوتی ہے، خواہ ہنسنے کی زیادتی ہو یا رونے کی یا کسی اور چیز کی۔

یہ حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ غم کی کیفیت طاری رہتی تھی، ایک ضعیف حدیث ہے اور اسے بطور دلیل کے نہیں پیش کیا جاسکتا، بلکہ اس کے برعکس بخاری شریف کی صحیح حدیث یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں حزن وغم سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

جہاں تک قرآن کی آیت لاتفرح۔۔الخ کا تعلق ہے اس میں لفظ فرح سے مراد ہنسنا نہیں ہے بلکہ گھمنڈ کرنا اور اترانا ہے، یہی مفہوم تمام مفسرین نے بیان کیا ہے، غرض کہ قرآن وحدیث میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس میں ہنسنے اور مزاح کرنے کی ممانعت ثابت ہو بلکہ اس کے برعکس مزاح کرنا اور ہنسانا ایک جائز مقام ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کے عملی نمونوں سے واضح ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی مصیبتوں اور سختیوں کو برداشت کرنے میں ہنسنے ہنسانے والی کیفیت بڑا رول ادا کرتی ہے، اس لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ''اِنَّ الْقُلُوْبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْاَبْدَانُ فَابْتَغُوْا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ'' جس طرح جسم اکتا جاتے ہیں اسی طرح دل بھی اکتاتے ہیں، اس کی اکتاہٹ دور کرنے کے لئے حکمت سے پر لطیفے تلاش کیا کرو۔

اور یہ بھی فرماتے ہیں، رُوْحُوْ الْقُلُوْبَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ فَاِنَّ الْقُلُوْبَ اِذَا كَرِهَ عَمِيَ۔

''دل کو تھوڑی دیر میں آرام اور تفریح دیا کرو، کیونکہ دل میں اگر کراہیت آ گئی تو دل اندھے ہو جائیں گے''۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھیل تماشے کے ذریعے اپنے آپ کو طاقت فراہم کرتا ہوں تا کہ حق کے کام میں چست اور پھرتیلا رہوں۔

ہنسی مزاح جائز ہے مگر حد کے اندر رہ کر کیوں کہ کسی بھی چیز کی زیادتی مضر ہوتی ہے، ہنسی مزاح کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ جھوٹی بات گھڑ کر لوگوں کو ہنسانے کی کوشش نہ کی جائے، جیسا کہ بعض لوگ یکم اپریل کے دن کرتے ہیں، حدیث میں ہے کہ ''تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں'' ایک دوسری حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کرتے تھے لیکن ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

ہنسی مزاح کے ذریعے کسی کی تحقیر وتذلیل نہ کی جائے الا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے اور اس پر ناراض نہ ہو، کسی کی تحقیر کرنا بڑا گناہ ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَایَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓي اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰٓي اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ،وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات:۱۱) اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) ان سے بہتر ہوں، اور نہ دوسری عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) ان سے بہتر ہوں۔ اور تم آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب (ناموں) سے پکارو۔

"اے ایمان والوں لوگوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا ٹھٹھا نہ کریں"۔

اور حدیث ہے۔

بِحَسْبِ اِمْرِءٍ مِنَ الشَّرِ اِنْ یَّحْقُرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ (مسلم)

"کسی کے برا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے"۔

مذاق میں کسی کو ڈرانے دھمکانے سے پرہیز کیا جائے، حدیث میں ہے کہ "لَایَحِلُّ لِرَجُلٍ یَرُوْعُ مُسْلِمًا" کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو ڈرائے دھمکائے۔

ہنسی مزاح میں کسی دوسرے کا سامان نہ ہتھیا لیا جائے۔ حدیث:

لَایَأْخُذُ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْہِ لَاعِبًا وَلَاجَادًا۔ (ترمذی)

''کوئی شخص کسی دوسرے کا سامان نہ ہتھیالے نہ مذاق میں اور نہ سنجیدگی سے۔''

اس وقت مذاق نہ کریں جب سنجیدگی کا موقع ہو اور نہ ایسے مقام پر ہنسنا شروع کردے جہاں رونے کا مقام ہے، کیوں کہ ہر کام کا ایک مناسب وقت ہوتا ہے، اللہ تعالی نے ان مشرکین کی زبردست سرزنش کی ہے جو قرآن سنتے وقت ہنسی مذاق کرتے تھے۔ حالانکہ یہ سنجیدہ رہنے اور رونے کا مقام ہے، اللہ فرماتا ہے:

أَفَمِنْ هَذَاالحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ، وَتَضْحَكُوْنَ وَلَاتَبْكُوْنَ، وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ، (النجم)

''اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو بلکہ تم کھیل کود میں پڑے ہوئے ہو''۔

سیدنا اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو بڑے خشوع وخضوع کی حالت میں نماز پڑھتے دیکھا، نماز کے بعد وہ عورت آئینہ کے سامنے گئی اور بننے سنورنے لگی، سیدنا اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا ابھی تو تم خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہی تھی اور اب بن سنور رہی ہو، اس دین دار عورت نے جواب دیا کہ میں جب اللہ کے سامنے کھڑی تھی تو خشوع خضوع کی حالت میں تھی اور اب اپنے شوہر کے پاس جارہی ہوں تو بن سنور کر۔ ہر کام کا ایک مناسب وقت ہوتا ہے۔

ہنسی مزاح حد کے اندا اور اعتدال کے ساتھ ہو، ہنسی مزاح میں پھوہڑپن نہ ہو کہ یہ چیز بری لگنے لگے اور نہ بہت زیادہ ہو کہ اس سے اکتاہٹ شروع ہوجائے حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے خواہ عبادت

کی زیادتی ہی کیوں نہ ہو، اس لیے حدیث میں ہے کہ کثرت سے نہ ہنسا کرو، کیوں کہ ہنسی کی کثرت دل کو مردہ کردیتی ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''أَعْطِ الكَلَامَ مِنَ الْمِزَاحِ بِمِقْدَارِ مَاتُعْطِي الطَّعَامَ مِنَ الصُّلْحِ'' یعنی اپنی گفتگو میں اتنا مزاح پیدا کرو جتنا کھانے میں نمک ڈالتے ہو۔

اس ساری بحث سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ ہنسنا، ہنسانا بری بات نہیں ،نہ اسلام اس سے روکتا ہے، ہاں! ایسا مزاح بالکل بھی درست نہیں کہ کسی کی جان نکل جائے یا اس کا ابدی نقصان ہوجائے جس کا پچھتاوا زندگی بھر ستا تا رہے جیسا اکثر اپریل فول میں ہوتا ہے۔

****

****

تمت بالخير

أصل كذبة ابريل :

ذهبت أغلبية أراء الباحثين على ان "كذبة ابريل" تقليد أوروبي قائم على المزاح يقوم فيه بعض الناس في اليوم الأول من ابريل باطلاق الاشاعات او الأكاذيب ويطلق على من يصدق هذه الاشاعات أو الأكاذيب اسم "ضحية

كذبة ابريل". وبدأت هذه العادة في فرنسا بعد تبني التقويم المعدل الذي وضعه شارل التاسع عام 1564 وكانت فرنسا اول دولة تعمل بهذا التقويم وحتى ذلك التاريخ كان الاحتفال بعيد رأس السنة يبدأ في يوم 21 مارس وينتهي في الأول من ابريل بعد ان يتبادل الناس هدايا عيد رأس السنة الجديدة.

وعندما تحول عيد رأس السنة الى الأول من يناير ظل بعض الناس يحتفلون به في الأول من ابريل كالعادة ومن ثم أطلق عليهم ضحايا ابريل وأصبحت عادة المزاح مع الأصدقاء وذوي القربى في ذلك اليوم رائجة في فرنسا ومنها انتشرت الى البلدان الأخرى وانتشرت على نطاق واسع في انجلترا بحلول القرن السابع عشر الميلادي ويطلق على الضحية في فرنسا اسم "السمكة" وفي اسكتلندا "نكتة ابريل."

ويرى آخرون ان هناك علاقة قوية بين الكذب في اول ابريل وبين عيد "هولي" المعروف في الهند والذي يحتفل به الهندوس في 31 مارس من كل عام وفيه يقوم بعض البسطاء بمهام كاذبة لمجرد اللهو والدعابة ولا يكشف عن حقيقة أكاذيبهم هذه الا مساء اليوم الأول من ابريل.

وهناك جانب آخر من الباحثين في اصل الكذب يرون ان نشأته تعود

الى القرون الوسطى اذ ان شهر ابريل في هذه الفترة كان وقت الشفاعة للمجانين وضعاف العقول فيطلق سراحهم في اول الشهر ويصلي العقلاء من اجلهم وفي ذلك الحين نشأ العيد المعروف باسم عيد "جميع المجانين" أسوة بالعيد المشهور باسم عيد "جميع القديسين".

والواقع ان كل هذه الأقوال لم تكتسب الدليل الأكيد لاثبات صحتها وسواء كانت صحيحة أم غير صحيحة فان المؤكد ان قاعدة الكذب كانت ولا تزال اول ابريل ويعلق البعض علي هذا بالقول ان شهر ابريل يقع في فصل الربيع ومع الربيع يحلو للناس المداعبة والمرح.أشهر الكذبات:* حدث ان كان كارول ملك رومانيا يزور احد متاحف عاصمة بلاده في اول ابريل فسبقه رسام مشهور ورسم على ارضية احدى قاعات المتحف ورقة مالية أثرية من فئة كبيرة فلما رآها أمر احد حراسة بالتقاطها فأومأ الحارس على الأرض يحاول التقاط الورقة المالية الأثرية ولكن عبثا.

وفي سنة أخرى رسم الفنان نفسه على ارض ذلك المتحف صورا لسجائر مشتعلة وجلس عن كثب يراقب الزائرين وهم يهرعون لالتقاط السجائر قبل ان تشعل نارها في الأرض الخشبية.* وفي رومانيا أيضا وشعبها شغوف جدا

بأكاذيب اول ابريل حدث ان نشرت إحدى الصحف خبرا جاء فيه ان سقف احدى محطات السكة الحديدة في العاصمة هوي على مئات من المسافرين قتل عشرات وأصاب المئات باصابات خطرة، وقد سبب هذا الخبر المفزع الذي لم تتحر الصحيفة قبل نشره هرجا وذعرا شديدين وطالب المسؤولون بمحاكمة رئيس تحرير الصحيفة الذي تدارك الموقف بسرعة وبذكاء فأصدر ملحقا كذب فيه الخبر وقال في تكذيبه كان يجب على المسئولين قبل ان يطالبوا بمحاكمتي ان يدققوا في قراءة صدور العدد الذي نشر فيه هذا الخبر فقد كان في الاول من ابريل ومن يومها دأبت الجريدة على نشر خبر مماثل في اول ابريل من كل عام.* والى جانب هذه المواقف المضحكة هناك مآس باكية حدثت بسبب كذبة اول ابريل فقد حدث ان اشتعلت النيران في مطبخ احدى السيدات الانكليزيات في مدينه لندن فخرجت الى شرفة المنزل تطلب النجدة ولم يحضر لنجدة السيدة المسكينة احد اذ كان ذلك اليوم صباح اول ابريلنظرة اجتماعية:ولعل السؤال الآخر الذي يطرح نفسه هو لماذا يكذب الناس. قال الباحث الانكليزي جون شيمل الذى شغل نفسه بالكذب وبالبحث عن اصوله ودوافعه ومسبباته "اذا كان الكذب قد اصبح صفة يتميز بها البشر عن سائر المخلوقات ويستخدمونه في

شتى مرافق الحياة واتصالاتهم العامة او الخاصة فان كل الأدلة تثبت ان المرأة اكثر استخداما للكذب من الرجل".واضاف ان السبب فى ذلك "يرجع الى عاملين اولهما عامل نفسي عاطفي فالمرأة أكثر عاطفية من الرجل ولان الكذب حالة نفسية ترتبط بالجانب العاطفي أكثر من ارتباطها بالجانب العقلاني فالنتيجة الطبيعية ان تكون المرأة اكثر كذبا من الرجل".وتابع "والعامل الثاني ان الكذب بصفة عامة هو سمة المستضعفين والانسان غالبا ما يلجأ الي الكذب لاحساسه بالضعف من حالة من المعاناة والاضطهاد وللهروب من واقع اليم يعيشه ولان المرأة خلقت اضعف من الرجل وعاشت على مر العصور وفي مختلف المجتمعات البشرية تعاني الاضطهاد والقهر فكان لابد وان تلجأ الى الكذب".وهذا مقال للكاتب محمد فاروق عجم عن كذبة ابريل يقول فيه:لم أتمالك نفسي وأنا أقرأ ذلك الخبر الأشبه بالصدمة على شبكة الإنترنت.. حيث وقفت من جلستي في حدة لأركز بشدة فيما أقرأ، وقد انتابتني مشاعر مختلطة من الدهشة والسخط والحيرة.. كان الخبر يقول :"اغتيل اليوم الأمريكي بيل جيتس رئيس شركة ميكروسوفت العالمية للبرمجيات متأثرا بجروحه من جراء إطلاق رصاصتين عليه بالقرب من فندق بلازا بلوس أنجلس، وقد توفي بيل جيتس

البالغ من العمر 55عامًا فور وصوله لمركز فينسنت الطبي حيث لم تفلح جهود الأطباء في إنقاذ حياته"!!!ولكن كل تلك المشاعر قد تبدلت عندما قرأت في أسفل الخبر بقليل عبارة تقول:"ما قرأته كان خدعة.. لا تهتم.. إنها كذبة إبريل..!!!".نعم إنها خدعة، وأعترف أنني شربت (المقلب) الذي انتشر على شبكة الإنترنت!.أصل الكذبةإنها (كذبة إبريل).. تلك الثقافة الساخرة التي شرعها الناس في كل أنحاء العالم في اليوم الأول من إبريل، وإن اختلفت مسميات ضحاياها، فهو (أحمق إبريل) في ألمانيا، و(مغفل إبريل) في إنجلترا، و(سمكة إبريل) في فرنسا.. وهكذا يتم السخرية ممن يتعرضون لمقالب إبريل في كل بلاد الدنيا.وبالرغم من أن الكذب من مساوئ الأخلاق، وبالتحذير منه جاءت الشرائع، وعليه اتفقت الفِطر، وبه يقول أصحاب المروءة والعقول السليمة، والصدق أحد أركان بقاء العالم.. إلا أن البعض لا يزالون يعتقدون في هذا الأمر.. ويهتمون به.. ما جعلنا نبحث وراءه لنفهم دوافعهم وأسبابهم ومن ثَم تكون لدينا القدرة على التغيير.في البداية.. كان السؤال الذي قد يطرحه الجميع لماذا تم اختيار الأول من إبريل حتى يكون يومًا عالميًا للكذب دون غيره من شهور السنة؟.والإجابة هنا صعبة؛ لأن أصل كذبة إبريل غامض مثل الأساطير

التي اختلط فيها الواقع بالخيال لدى شعوب العالم، فقد تضاربت أصول ومنبع استخدام هذه الكذبة والقصص التي تدور حولها.أشهر الكذباتأول كذبة إبريل ورد ذكرها في اللغة الإنجليزية جاءت في مجلة كانت تعرف بـ "مجلة دريك" في اليوم الثاني من إبريل عام (169) ، ذكرت هذه المجلة أن عددًا من الناس تسلموا دعوة لمشاهد عملية غسل السود في برج لندن في صباح اليوم الأول من شهر إبريل ولم يكن الأمر سوى خدعة للبريطانيين.ومن أشهر ما حدث في أوربا في أول إبريل أن جريدة "إيفننج ستار" الإنجليزية أعلنت في 31مارس سنة (1746) أن "غدًا -أول إبريل- سيقام معرض حمير عام في غرفة الزراعة لمدنية (أسلنجتون) الإنجليزية، وأن رئيس وزراء بريطانيا يدعو جميع البريطانيين لمشاهدة المعرض مجانًا".. فهرع الناس لمشاهدة تلك الحيوانات واحتشدوا احتشادًا عظيمًا وظلوا ينتظرون فلما أعياهم الانتظار سألوا عن وقت عرض الحمير، فلم يجدوا شيئًا فعلموا أنهم إنما جاءوا يستعرضون أنفسهم فكأنهم هم الحمير!!ومن الكذبات التي عاشها العرب ما حدث في الأول من إبريل لعام 1976، عندما قطع راديو إسرائيل -فجأة- برامجه المعتادة وقال :"أيها المستمعون الكرام.. منذ دقائق قليلة، هبطت فجأة طائرة الرئيس المصري أنور السادات في

مطار بن جوريون بتل أبيب، وهو في طريق عودته من ألمانيا الاتحادية إلى القاهرة، وقد استقبله في المطار "أفرايم كاتزير" رئيس دولة إسرائيل وكبار المسئولين فيها، ومن المتوقع أن يجري الرئيس المصري محادثات هامة مع رئيس الحكومة الإسرائيلية.. وسوف نوافيكم تباعًا بكل تفاصيل هذا الحدث الكبير في تاريخ إسرائيل"!!وبعدها بعشر دقائق قطع راديو إسرائيل برامجه مجددًا، وقال لمستمعيه "عفوًا أيها السادة.. خبر هبوط طائرة الرئيس المصري أنور السادات في مطار تل أبيب الذي أذعناه عليكم منذ قليل.. هو كذبة إبريل لهذا العام.. فاليوم هو أول شهر إبريل لعام ..1976 طاب صباحكم"..!!.. وكأن كذبة إبريل هذه المرة تحولت إلى نبوءة، حيث بعد ذلك بثلاث سنوات تحولت تلك الكذبة إلى حقيقة!.أما كذبة 2004فهي ما ذكرته لكم في بداية حديثي عندما انتشر خبر اغتيال بيل جيتس صاحب أكبر شركة برمجيات في العالم، حيث ورد الخبر على لسان بعض المصادر الأمريكية في ظهر أحد الأيام الأخيرة من شهر مارس بشكل موسع على شبكة الإنترنت، ثم ما لبثت هذه المصادر أن نفت هذا الخبر مؤكدة أنه فقط (كذبة إبريل)!!سقوط غرناطةبعض المؤرخين يرون أن القصة بدأت منذ حاولي 1000عام مضت، على أرض أسبانيا التي كانت في ذلك

الوقت لا تزال تحت حكم المسلمين، وكانت محاولات الأسبان والأوربيين غير المسلمين للاعتداء عليها وإخراجهم تفشل الواحد تلو الأخرى. أراد الأوربيون أن يعرفوا أسباب هزائمهم المتكررة فأرسلوا جواسيسهم إلى أسبانيا ليتعرفوا على نقاط قوة أهله من المسلمين.. فكانت الإجابة هي الالتزام بالتقوى وتعاليم الإسلام، فلم يكن المسلمون هناك مسلمين بالاسم فقط بل كانوا يجعلون من الإسلام دستور حياة يمارسونه بالفعل ولم يكونوا يقرءون القرآن للتلاوة، بل ليتعلموا من آياته ويعملوا بها.عندها.. بدأ الأسبان يبحثون عن إستراتيجية مناسبة لضرب قوة المسلمين وتفتيت وحدتهم، فكانوا يرسلون إليهم الخمر والتبغ بالمجان، وحاصروا الشباب بثقافات غريبة لغسل عقولهم، وللأسف أخذ شباب المسلمين ينجرفون وراءهم رويدًا رويدًا حتى بدأت شوكة الأسبان تقوى إلى أن كان لهم ما تمنوا فأفلحت خطتهم هذه في إضعاف الشباب، وبالفعل نجحوا بعد ذلك في طرد المسلمين من أسبانيا بعد حكم دام ثمانية قرون.وفي الأول من إبريل سقطت غرناطة آخر حصون المسلمين هناك، ومع سقوطها بدأ أعداء الإسلام يحتفلون بهذا اليوم، واختير له اسم "كذبة إبريل" رمزًا لما فعلوه مع المسلمين من خداع وغزو ثقافي ثم طرد.الحمامة والسمكويرى بعض المؤرخين :إن نوح -عليه السلام-

بعد أن صنع سفينته الشهيرة أرسل (حمامة) للبحث عن مكان أمين يمكن أن ترسو فيه السفينة إذا حدث الطوفان. فلما عادت (الحمامة).. وكان ذلك يصادف (أول) إبريل، وقالت لسيدنا نوح إن الطوفان خلفها.. سخرت منها بقية طيور وحيوانات السفينة وقالت إن (النبأ) الذي جاءت به الحمامة هو (كذبة أول إبريل..!!وبعضهم يقول :إن أول إبريل كان قديمًا في بعض البلدان هو أول أيام (الصيد)، ولكن الفشل والإخفاق في معرفة أماكن الأسماك كثيرًا ما كان يلازم الصيادين في هذا اليوم، ومن باب التندر على الصيادين اعتبر الناس أن الصيد في ذلك اليوم يعتبر أكذوبة.. ومنها جاءت الأكاذيب التي تختلق في أول شهر إبريل، ومنها جاءت تسمية كذبة إبريل بسمكة إبريل.روايات مختلفةتوجد أيضًا بعض الروايات الأخرى حول أصل كذبة إبريل، فهناك من يقول :إن كذبة إبريل هي نوع من التهكم والسخرية من العذاب الذي كابده سيدنا عيسى عليه السلام، وأنه في الأول من شهر إبريل تمت محاكمته الشهيرة.ويرى البعض أن هذه الكذبة بدأت في فرنسا عام (1564م) بعد فرض التقويم الجديد والذي يبدأ العام الميلادي فيه أول يناير بعد أن كان يبدأ أول إبريل قبل ذلك التاريخ، لكن ظل بعض الناس محافظين على هذا التقويم القديم ورافضين التقويم

الجديد، ما جعلهم محط سخرية الآخرين في الأول من إبريل من كل عام، حيث ترسل لهم الهدايا الكاذبة والأخبار غير الصحيحة!.ويقال إن هذه الكذبة تمتد إلى عصور قديمة واحتفالات وثنية لارتباطها بتاريخ معين في بداية فصل الربيع؛ إذ هي بقايا طقوس وثنية، في الماضي كانت تبدأ احتفالات الربيع عند تعادل الليل والنهار في 21من شهر مارس وتستمر حتى أول إبريل، ومن باب التهكم ممن لا يشاركون في الاحتفال بقدوم الربيع كانت الاحتفالات في ذلك اليوم الأخير تأخذ صورة الهزل والمزاح.وهذه الرواية نجدها أيضًا في الهند، حيث جرت العادة على أن يحتفل الناس هناك بعيد الربيع بإرسال أشخاص مغفلين إلى مهمات وهمية كاذبة، من أجل الضحك والمرح والسخرية والانطلاق في جو الطبيعة الجميلة والحياة المقبلة بابتسامة الورود وزقزقة الطيور.وهناك من يرجع أصولها إلى اليونانيين القدماء الذين خصصوا اليوم الأول من شهر إبريل لإقامة احتفالات ضخمة لآلهة الحب والجمال والربيع والمرح، وكان يرافق هذه الاحتفالات طرائق ومقالب متنوعة اعتاد الناس عليها عامًا بعد عام.

(مؤسسة القدس للثقافة و التراث)

حوالہ جات وحواشی

اسمائے کتب	مصنف /جامع/مترجم	مطبوعات
القرآن الكريم		
التفسير الكبير	الامام فخر الدين الرازي	دارالفكر
تفسير الطبري	محمد بن جرير الطبرى	
تفسير القرطبي	محمد بن احمد القرطبى	
تفسير الخازن	علي بن محمد بن ابراهيم الشيحى	
مفردات القرآن	العلامة الراغب الاصفهاني	دارالقلم،دمشق
الاتقان	العلامة جلال السيوطي	مؤسة الرسالة بيروت
زاد المسير	عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي	المكتب الاسلامي بيروت
المفهم	ابو العباس احمد بن عمر بن ابراهيم القرطبي	دارا بن كثير دمشق
المعجم الكبير	ابو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني	موسسة الكتب الثقافية،بيروت
شعب الايمان	ابوبكر احمد بن الحسين البيهقي	دارالكتب العلمية ،الكويت
مشكوة شريف		

مرقاة المفاتيح	الملا علي القاري	مكتبه فيصل ديوبند
مكارم الاخلاق	ابونصر الحسن بن الفضل الطبري	مكتبة الألفين ،الكويت
بستان الواعظين و رياض الصالحين	عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي	موسسة الكتب الثقافية،بيروت
إحياءالعلوم	محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن غزالي	دارالمنهاج ،جده
تاريخ مدينه دمشق	ابو القاسم علي بن الحسن الشافعي	دارالفكر
مختصر المقاصد	محمد بن عبد الباقي الزرقاني	المكتب الاسلامي ،بيروت
الكبائر	ابو عبد الله محمد بن احمد الذهبي	مكتبه فرقان ،عجمان
الصدق منجاةٌ	سعيد عبد العظيم	دارالايمان ،اسكندرية
الصدق مع الله	عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر	دارالفضيلة ،الجزائر
الصدق،الفضيلة الجامعة	سليمان بن محمد خالد الصغير	دارا بن الايثر
محاسن الصدق ومساوئ الكذب	عبد الله بن جار الله أل جارلله	
الصدق واثره في صلاح الفرد والمجتمع	ابو عبد الله محمد بن سعيد رسلان	
فیروزاللغات	الحاج مولوی فیروزالدین	فیصل انٹرنیشنل
ذکروفکر	مفتی تقی عثمانی صاحب	مکتبہ معارف القرآن کراچی

اپریل فول ہرگز نہیں قبول

رسول خدا نے دیا ہے امت کو ثقافت کا پھول
پھر مغربی تہذیب مسلمانوں کو ہو کیوں قبول
اپریل فول اہل مغرب کی ہے حرکت غلول
مومنوں کو یہ شیطانی تہذیب ہرگز نہیں قبول

(سبحانی)



